Teaching of Urdu
B.Ed (Hons)Secondary
Semester V

Instructor
Mrs.Rakhshanda Naeem
Department of Education P&D
LCWU, Lahore

باب نمبر 7: تدریس نثر

''نثر کسی بھی زبان میں نحوی اصولوں کے عین مطابق جملاتی ساخت کی وہ تحریر ہوتی ہے جس میں بات عام گفتگو
سے قریب تر لہجہ میں کی جاتی ہے۔''

گویا شاعری اور نثر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ شاعری میں آہنگ اور وزن کے پیش نظر، نحوی ساخت یعنی جملے کے اجزا کی ترتیب کی خلاف ورزی کی اجازت ہوتی ہے لیکن معیاری نثر سے توقع کی جاتی ہے کہ اس میں جملے کے بنیادی اجزا کی ترتیب ملحوظ خاطر رکھی جائے، مثلاً شیخ ابراہیم ذوق کا ذیلی شعر اور اس کی نثری صورت یہ ہوگی:

نہ ہوا، پر نہ ہوا، میرؔ کا انداز نصیب
ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

''میرؔ کا انداز نصیب نہ ہو پایا۔ ذوقؔ، یاروں نے غزل میں بہت زور مارا۔''

تدریسِ نثر کے مقاصد:

تدریسِ نثر کی اہمیت اور مقاصد کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہم روزمرہ زندگی میں نثری اسلوب میں ہی بات کرتے ہیں۔ چنانچہ نثری اسلوب پر مہارت ہمارے ہر طرح کے خیالات کے موثر اظہار کے لیے ضروری ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر نثر کی تدریس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ذیل میں انہی چند نکات کی وضاحت کی گئی ہے جنہیں تدریسِ نثر کے دوران مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ جیسا کہ بالائی سطور میں وضاحت کی گئی ہے کہ شاعری بنیادی نحوی اصولوں کی پاسداری نہیں کرتی اس لیے درست زبان کی ترویج کے لیے نثر کی تدریس ضروری ہے۔ چنانچہ، نثر کی تدریس کا پہلا اور اہم ترین مقصد یہی ہے کہ متعلمین میں درست زبان کے استعمال کو فروغ دیا جا سکے۔

۲۔ نثری اسباق کی تدریس کا ایک اہم مقصد ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہے۔ چونکہ نثری اسباق، شعری اسباق سے زیادہ طویل ہوتے ہیں اور ان میں روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اس لیے نثر کی تدریس کے ذریعے بچوں کے ذخیرۂ الفاظ میں بہتر طور پر اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ نیز مختلف جملوں میں ان الفاظ کے استعمال سے انہیں یاد رکھنا بھی مقابلتاً زیادہ آسان ہے۔

افسانوی نثر:

نثر کی درجہ بندی کی بات کی جائے تو ہم نثر کو دو خانوں ،افسانوی نثر اور غیر افسانوی نثر میں تقسیم کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

"وہ نثر جس میں خیالی یا حقیقی واقعات ،کہانیاں اور قصے سنائے جائیں،افسانوی نثر کہلاتی ہے۔"

افسانوی نثر کو چار مزید اصناف میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(الف) داستان:

"وہ طویل قصے جن میں بات کڑی درکڑی واقعات کے ذریعے آگے بڑھتی ہے لیکن داخلی ربط کا فقدان پایا جاتا ہے،داستان کہلاتے ہیں۔"

یعنی قصے کے واقعات میں زیادہ ربط نہیں ہوتا۔ ہمارے یہاں آج کل ٹی وی پر دکھائے جانے والے سینکڑوں اقساط پر مشتمل ڈرامے، داستان کی جدید ڈرامائی صورت کہلا سکتے ہیں۔

اردو میں میر امن کی "باغ و بہار" اور رجب علی بیگ کی "فسانۂ عجائب" معروف ترین داستانیں کہلاتی ہیں۔

(ب) ناول:

"وہ خیالی یا حقیقی قصہ جس میں واقعات در واقعات پر مضبوط اور مربوط پلاٹ کو فوقیت حاصل ہو، ناول کہلاتا ہے۔"

دراصل "ناول" کا لفظ لاطینی زبان کے لفظ "نویلا" سے نکلا ہے۔ "نویلا" کے معنی نیا یا انوکھا کے ہیں۔ داستان کے بعد مضبوط ربط والی اس کہانی کو ابتدائی طور پر ایک نئی چیز تصور کیا گیا، اسی لیے اس کے لیے ناول کا نام فروغ پا گیا۔

اردو کے پہلے ناول نگار ڈپٹی نذیر احمد ہیں۔ انہوں نے ۱۸۶۹ء میں مراۃ العروس لکھ کر اردو میں ناول نگاری کی بنیاد رکھی۔

(ج) افسانہ:

"ناول کی وہ مختصر صورت جس میں زندگی کی مکمل تصویر کشی کی بجائے، کسی ایک پہلو پر ارتکاز کیا جائے، افسانہ کہلاتی ہے"

اردو میں افسانہ نویسی کا آغاز بیسویں صدی میں سجاد حیدر یلدرم سے ہوا۔ صرف سو سال کے مختصر عرصے میں افسانہ ناقابلِ یقین ترقی کر چکا ہے۔

(د) ڈراما:

"کسی خیالی یا حقیقی واقعہ کو عملی صورت میں پیش کرنا نقالی، ناٹک یا ڈراما کہلاتا ہے۔"

ڈراما ادبی دنیا کی چند قدیم ترین اصناف میں سے ہے۔ قدیم یونان میں اس صنف نے سب سے پہلے باقاعدہ ترقی پائی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بھر میں پھیل گئی۔ ہندوستان میں ناٹک کی اپنی تاریخ بھی خاصی طویل ہے۔ یہاں ڈرامے کی روایت یونانی تقلید میں نہیں۔
یہاں دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے اپنے انداز میں رقص اور ناٹک کیا جاتا تھا۔
موجودہ عہد میں ٹیلی ویژن اس روایت کو تقویت پہنچا رہا ہے۔

غیر افسانوی نثر:

"زندگی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی وہ تحریریں جن میں واقعات نگاری کی بجائے موضوعی تعارف اور تجزیہ پر ارتکاز کیا جاتا ہے، غیر افسانوی نثر کہلاتی ہیں۔"

گویا وہ تحریریں جن میں کہانی یا مکالمات کا انداز استعمال نہ کیا جائے، غیر افسانوی نثر کی ذیل میں آئیں گی۔ مضامین، خاکے، خودنوشت یا آپ بیتی، سوانح عمری اور تاریخی، تحقیقی و تنقیدی تحریریں، غیر افسانوی نثر کی معروف مثالیں ہو سکتی ہیں۔

(الف) مضامین:

"مناسب طوالت کی وہ تحریریں جن میں افسانوی انداز کی بجائے منطقی اور استدلالی صورت میں کسی موضوع پر بات کی جائے، مضمون کہلاتی ہیں۔"

اردو میں مضمون نویسی کا آغاز سرسید کی کاوش سے اس وقت ہوا جب انہوں نے انگریزی تحریروں کی پیروی میں اس صنف فروغ دیا۔

(ب) شخصی خاکہ:

"خاکہ یا شخصی خاکہ سے مراد وہ مختصر تحریر ہوتی ہے جس میں مصنف مختصر مگر جامع انداز میں کسی شخصیت کا تعارف کرواتا ہے"۔

ضروری ہے کہ خاکے کا انداز شگفتہ اور شائستہ ہو۔ بصورت دیگر پڑھنے والا جلد ہی تنگ آ جائے گا۔

(ج) خودنوشت یا آپ بیتی:

"اپنی زندگی کے تجربات اور واقعات کو ضبط تحریر میں لانا خودنوشت یا آپ بیتی کہلاتا ہے"۔

(د) سوانح عمری:

"کسی کی زندگی اور کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے والی تحریر کو سوانح عمری کہتے ہیں"۔

سوانح کے لیے شخصیت کا انتخاب کرتے ہوئے یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ شخصیت معروف ہو، مصنف کا اسلوب دلچسپ ہو اور لکھنے والا اپنے ذاتی تعصب سے پاک ہو کر دوسرے کے محاسن و معائب کی نشاندہی کرے۔

(ہ) تاریخ نویسی:

"ادبی، سیاسی، سماجی اور تہذیبی سفر کا ترتیب زمانی سے بیان، تاریخ نویسی کہلاتا ہے"۔

تاریخ لکھنے والے کو مورخ کہتے ہیں۔ مورخ کی ذمہ داری ہے کہ غیر جانبداری سے، اپنے وسیع مطالعے کے بعد، اپنی معلومات صفحۂ قرطاس پر اتارے۔

(و) تحقیق و تنقید:

"تحقیقی حقائق کو منظر عام پر لانے اور تخلیقی ادب کے محاسن و معائب نیز توضیح و تشریح کرنے والی تحریریں تحقیقی و تنقیدی تحریریں کہلاتی ہیں"۔

یہ تحریریں ترتیب دینے والے بھی اپنے میدان میں ماہر ہوتے ہیں اور ان تحریروں کو پڑھنے والے بھی اسی میدان سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان تحریروں سے صرف متعلقہ افراد کا پالا ہی پڑتا ہے۔

تدریسِ نثر کے عمومی اقدامات:

ذیل میں نثر کے عمومی اقدامات کی نشاندہی کی گئی ہے:

ا۔تمہید:

معلم کو جماعت کے کمرے میں جاتے ہی سبق پڑھانا شروع نہیں کر دینا چاہیے۔ضروری ہے کہ پہلے بچوں کو تدریس کے لیے ذہنی طور پر تیار کیا جائے۔

بچوں کی دلچسپی اور آمادگی کا حصول اس سلسلہ میں پہلا زینہ ہے۔اسی طرح بچوں کو متعلقہ موضوع کی طرف لاتے ہوئے،موضوع کے حوالے سے ان کی سابقہ معلومات سے آگہی بھی ضروری ہے۔اس کے لیے معلم طلبہ سے مختلف سوالات کر سکتا ہے۔

۲۔اعلانِ سبق:

تمہیدی گفتگو کے بعد باقاعدہ سبق کا اعلان کیا جاتا ہے۔یہاں معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ سبق کا عنوان اور صفحہ نمبر بتائے۔اس کے بعد پھر موضوع کا مختصر تعارف کروایا جائے اور سبق کا خلاصہ بیان کیا جائے۔

۳۔ استحضار:

استحضار کے معنی ہیں، کھول کر بیان کرنا، واضح کرنا، آگہی دینا۔

اس مرحلہ پر معلم کی قرات، متعلمین کی قرات، تفہیمِ عبارت اور تدریسی معاونات کا استعمال جیسے اقدامات کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مشق واعادہ:

سبق پڑھا لینے کے بعد مشق واعادہ کا مرحلہ آتا ہے۔ یہاں معلم مختلف اقدامات کے ذریعے دیکھ سکتا ہے کہ مقاصدِ تدریس کس حد تک حاصل ہو پائے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ مختصر سوالات کر سکتا ہے۔ اسی طرح قراتِ ثانی بھی کی جا سکتی ہے۔ آخر میں گھر کا کام تفویض کیا جاتا ہے۔ جس میں زبانی کام بھی ہو سکتا ہے اور تحریری کام بھی۔

شکریہ